21960 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مسجد میں داخل کرنے کی حکمت کیا ہے ؟

سوال

یہ تو معلوم ہی ہے کہ مسجد میں میت دفن کرنی جائز نہیں، اور جس مسجد میں بھی قبر ہو وہاں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ صحابہ کی قبروں کو مسجد نبوی میں داخل کرنے کی حکمت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا "

صحیح بخاری کتاب الجنائز حدیث نمبر (330) صحیح مسلم المساجد حدیث نمبر (529).

حدیث میں ثابت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایك کنیسہ اور چرچ کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں تصاویر اور مجسمے رکھے ہوئے تھے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیك اور صالح شخص فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، اور اس میں یہ تصاویر بنا کر رکھ دیتے، اللہ تعالی کے ہاں سب سے بری ترین مخلوق یہی ہیں "

صحیح بخاری کتاب الصلاۃ حدیث نمبر (434) صحیح مسلم کتاب المساجد حدیث نمبر (528).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" یقینا اللہ تعالی نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا، خبردار تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنالیتے تھے، چنانچہ تم قبروں کو مسجدیں مت بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں "

صحیح مسلم کتاب الجنائز حدیث نمبر (970).

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا "

صحیح مسلم کتاب الجنائز حدیث نمبر (970).

یہ صحیح احادیث اور اس معنی میں دوسری سب احادیث قبروں پر مسجد بنانے کی حرمت، اور ایسا کرنے والے کے ملعون ہونے پر دلالت کرتی ہیں، اسی طرح قبروں پر کچھ تعمیر کرنے اور انہیں پختہ کرنے اور ان پر قبے اور گنبد بنانے کی حرمت پر بھی دلالت کرتی ہیں، کیونکہ یہ سب کچھ شرک کے وسائل، اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر ان قبروں میں موجود شخصیات کی عبادت میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ پہلے اور آج کے دور میں ہو چکا ہے.

چنانچہ ہر علاقے میں بسنے والے مسلمانوں پر واجب ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممنوع کردہ چیز سے اجتناب کریں، اور لوگوں کی اکثریت کے افعال کے دھوکہ میں نہ آئیں، کیونکہ حق مومن کی گمشدہ میراث ہے جب اور جہاں اس یہ حق ملے وہ اسے حاصل کر لیتا ہے.

اور پھر حق کتاب و سنت کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے نہ کہ لوگوں کے خیالات اور ان کی آراء اور اعمال سے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں صحابیوں کو مسجد میں دفن نہیں کیا گیا، بلکہ انہیں تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر میں دفن کیا گیا تھا.

لیکن جب ولید بن عبد الملك کے دور میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی تو پہلی صدی کے آخر میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا حجرہ مبارك بھی مسجد میں شامل کر دیا گیا، اوراس کا یہ عمل مسجد میں دفن کے حکم میں نہیں آتا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں صحابیوں کو مسجد کی زمین میں منتقل نہیں کیا گیا، بلکہ جس حجرہ میں ان کی قبریں تھیں اسے توسیع کی غرض سے مسجد میں داخل کیا گیا ہے.

چنانچہ یہ عمل کسی کے لیے بھی قبروں پر مسجد بنانے یا پھر قبروں پر تعمیر کرنے، یا مسجد میں دفن کرنے کی دلیل نہیں بن سکتی، کیونکہ ابھی ہم نے اوپر اس کی ممانعت والی احادیث بیان کی ہیں، اور ولید بن عبد الملك کا یہ عمل قابل حجت نہیں، کیونکہ یہ عمل سنت نبویہ کے مخالف ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.